سے ۲۵ کروڑ ہضم کر چکا ہے۔

تازہ ترین اخباری اطلاعات کے مطابق وزیراعظم کو مختلف افراد نے "قرضِ حسنہ" کے کاؤنٹر پر ہونے والی مبینہ بے قاعدگی سے مطلع کیا ہے کہ بعض بنکوں میں اس کاؤنٹر پر جمع کرائی جانے والی رقوم کی کوئی رسید نہیں دی جارہی اور نہ ہی ان رقوم کا کہیں اندراج ہورہا ہے۔ اگرچہ وزیراعظم نے اس معاملہ کی فوری تحقیقات کا حکم دیا ہے مگر یاد رہے کہ جس طرح عوام نے وزیراعظم کی اپیل پر مثالی تعاون کیا ہے وہ اتنی بڑی رقم ہڑپ کرنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔

بلاسود بینکاری، معاشی استحکام کی ضمانت:

وزیراعظم نوازشریف کے سابق دور میں ان کی حکومت نے وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کے خلاف عدالت عظمیٰ میں اپیل کی تھی جس میں شرعی عدالت نے سودی نظام کے خاتمہ کا حکم دیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ گزشتہ تین سال جناب نوازشریف جن مصائب و مشکلات میں گھرے رہے ہیں وہ اللہ کی طرف سے اسی کی سزا تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سودی کاروبار کو اپنے خلاف کھلی جنگ قرار دیا ہے۔ اب اگر نوازشریف صاحب کو اتنی مضبوط حکومت ملی ہے تو یہ بھی انکا امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دونوں طرح سے آزماتا ہے۔ نعمتیں دے کر بھی اور چھین کر بھی۔ جناب نوازشریف وفاقی شرعی عدالت کے سودی نظام کے فیصلے کی توثیق کرکے اللہ کی رضا حاصل کریں۔

شہید جنرل ضیاءالحق کے عہد اقتدار میں جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی جس نے بلاسود بنکاری کا مکمل خاکہ تجویز کیا تھا اور یہ رپورٹ اسلامی نظریاتی کونسل کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ اگرچہ نوازشریف صاحب نے اس معاملہ میں دانشوروں اور سکالروں پر مشتمل کمیٹی کے قیام کی بات کی ہے لیکن انہیں نظریاتی کونسل میں موجود اس رپورٹ کا بھی ازسرنو جائزہ لینا چاہئے اور بلاسود بنکاری کے نظام کی ترویج کے لئے اس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیئے۔ بلاسود بنکاری پاکستان کے معاشی استحکام کی ضمانت ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیلِ جدید کی ضرورت:

بے نظیر کے عہد خراب میں جہاں ملک کے دیگر ادارے تباہ ہوئے وہاں "اسلامی نظریاتی کونسل" جیسا اہم ادارہ بھی اسلام کی ابجد سے ناواقف جاہلوں اور "جیالوں" کی آماجگاہ بن گیا تھا۔ یہی بات کیا کم ہے کہ اقبال احمد خان جیسا شخص اس ادارے کا چیئرمین بن گیا۔

موجودہ حکومت اس اہم ادارے کی تشکیلِ جدید کرے اور جید علماء، دانشوروں اور سکالروں کی خدمات